ہفتہ وار رسالہ: 332
WEEKLY BOOKLET: 332

تقریباً 23 سال پہلے کا بیان

شراب کی بوتل

صفحات 17

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شراب کی بوتل (1)

دُعائے امیرِ اہلِ سنّت: یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "شراب کی بوتل" پڑھ یا سُن لے اُسے جنّتُ الفردوس میں جگہ نصیب فرما اور اس کی ماں باپ سمیت بے حساب مغفِرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ حَسَن بَصری رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر ایک عورت نے عَرض کی: میری جوان بیٹی فوت ہو گئی ہے، کوئی طریقہ ارشاد ہو کہ میں اسے خواب میں دیکھ لوں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُسے عمل بتا دیا۔ اُس نے اپنی مرحومہ بیٹی کو خواب میں تو دیکھا، مگر اِس حال میں دیکھا کہ اُس کے بدن پر تارکول (یعنی ڈامَر) کا لباس، گردن میں زنجیر اور پاؤں میں بیڑیاں ہیں، یہ ہیبت ناک منظر دیکھ کر وہ عورت کانپ اُٹھی! اُس نے دوسرے دن یہ خواب حضرتِ حَسَن بَصری رحمۃُ اللہِ علیہ کو سنایا، سن کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ بہُت مغموم ہوئے۔ کچھ عرصے بعد حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ نے خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، جو جنّت میں ایک تخت پر اپنے سر پر تاج سجائے بیٹھی ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو دیکھ کر وہ

1 ... عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے ہونے والے مختلف آڈیو بیانات کو تحریری صورت میں بنام "**فیضانِ بیاناتِ عطار**" المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ "**بیاناتِ امیرِ اہلِ سنّت**" کی طرف سے ترمیم و اضافے کیساتھ پیش کیا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْکریم! اُن بیانات میں سے اب شعبہ "**ہفتہ وار رسالہ مطالعہ**" 09 جون 2000ء کو ہونے والے ایک بیان "شراب کی بوتل" کو رسالے کی صورت میں منظرِ عام پر لا رہا ہے۔

کہنے لگی: ”میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت بتائی تھی۔“ آپ رحمۃ اللہِ علیہ نے فرمایا: اُس کے بقول تو تُو عذاب میں تھی، آخر یہ انقلاب کس طرح آیا؟ مرحومہ بولی: قبرِستان کے قریب سے ایک شخص گزرا اور اس نے مصطفےٰ جانِ رَحمت صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر دُرُود بھیجا، اُس کے دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے اللہ پاک نے ہم پانچ سو ساٹھ قَبْر والوں سے عذاب اُٹھالیا۔ (التذکرۃ باحوال الموتیٰ، ص77 ماخوذاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ✿✿✿ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

شراب کی بوتل

حضرتِ عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہُ عنہ ایک بار مدینۂ منوَّرہ کی ایک پاکیزہ گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک نوجوان سے آمنا سامنا ہو گیا، اس نے کپڑوں کے نیچے ایک بوتل چُھپا رکھی تھی۔ حضرتِ عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہُ عنہ نے پوچھا: ”اے نوجوان! یہ کپڑوں کے نیچے کیا اُٹھا رکھا ہے؟“ اُس بوتل میں شراب تھی، نوجوان کو اُسے شراب کہنے کی ہمّت نہ پڑی، اُس نے دل ہی دل میں دُعا کی: ”یا اللہ پاک! مجھے حضرتِ عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہُ عنہ کے سامنے شرمِندہ اور رُسوا نہ فرمانا، ان کے ہاں میری پردہ پوشی فرمالے، میں توبہ کرتا ہوں آئندہ کبھی شراب نہیں پیوں گا۔“ اس کے بعد نوجوان نے عرض کی: ”یا اَمیرَ المؤمنین! میں سِرکے (کی بوتل) اُٹھائے ہوئے ہوں۔“ آپ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: ”مجھے دکھاؤ!“ جب اُس نے وہ بوتل آپ رضی اللہُ عنہ کے سامنے کی اور حضرتِ عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہُ عنہ نے اسے دیکھا تو واقعی وہ سِرکہ تھا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص27، 28)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ جب ایک بندہ بندے سے ڈر کر خُلُوصِ دِل کے ساتھ تائب ہوا تو اللہ پاک نے اس کی شراب کو سِرکے سے بدل دیا۔ اسی طرح

اگر کوئی گناہ گار بندہ اپنے گناہوں پر شرمسار ہو کر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ پاک اس کی نافرمانیوں کی شراب کو فرمانبرداری کے سرکے میں تبدیل کر دیتا ہے۔ نیز یہ بھی پتا چلا کہ توبہ بغیر زبان ہلائے دِل ہی دِل میں بھی کی جاسکتی ہے کہ حدیثِ پاک میں ہے: ”اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ یعنی شرمندگی توبہ ہے۔“ (ابن ماجہ، 4/492، حدیث:4252) یہ بھی معلوم ہوا کہ ہاتھ اُٹھا کر زبان سے دُعا مانگنا ضروری نہیں بلکہ لیٹے لیٹے، بیٹھے بیٹھے، چلتے چلتے، زبان ہلائے بغیر دِل ہی دِل میں بھی دُعا مانگی جاسکتی ہے۔

شراب کی مَذَمَّت پر آیاتِ مُبارَکہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ (پ7، المائدہ:90-91)

آسان ترجمۂ قرآن کنز العرفان: اے ایمان والو! شراب اور جُوا اور بُت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ (یعنی کامیاب ہو)۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جُوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بُغض و کینہ ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آتے ہو؟

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ صراطُ الْجِنان میں ہے: اس آیت میں شراب اور جُوئے کے نتائج اور وبال (یعنی نقصانات) بیان فرمائے گئے کہ شراب خوری اور جُوئے بازی کا ظاہری دُنیوی وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بُغض اور عداوتیں (یعنی نفرتیں اور دُشمنیاں)

www.dawateislami.net

پیدا ہوتی ہیں جبکہ ظاہری دینی وَبال یہ ہے کہ جو شخص ان برائیوں میں مُبتلا ہو وہ ذِکرِ الٰہی اور نَماز کے اَوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے۔اِس سے معلوم ہوا کہ جو چیز اللہ پاک کے ذِکر اور نَماز سے روکے وہ بُری ہے اور چھوڑنے کے قابل ہے۔(تفسیرِ صراط الجنان، پ7، المائدہ، تحت الآیۃ: 91، 3/ 26) ایک رِوایت میں ہے کہ جبریلِ امین علیہ السّلام نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اللہ پاک کو جَعفَر طیّار کی چار خصلتیں پسند ہیں۔ سرکارِ دو عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرتِ جَعفَر طیّار رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا: انہوں نے عرض کی کہ ایک خصلت تو یہ ہے کہ میں نے کبھی شراب نہیں پی، یعنی حُرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے بھی کبھی شراب نہیں پی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں جانتا تھا کہ اس سے عقل زائل ہوتی ہے اور میں چاہتا تھا کہ عقل اور بھی تیز ہو۔ دوسری خصلت یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی میں نے کبھی بُت کی پوجا نہیں کی کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ پتھر ہے نہ نفع دے سکے نہ نقصان۔ تیسری خصلت یہ ہے کہ میں کبھی زِنا میں مُبتلا نہ ہوا کیونکہ میں اس کو بے غیرتی سمجھتا تھا۔ چوتھی خصلت یہ تھی کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا کیونکہ میں اس کو کمینہ پَن خیال کرتا تھا۔(تفسیراتِ احمدیہ، ص101 ملتقطاً)

سبحانَ اللہ! کیا سَلِیمُ الفطرت تھے۔ حضرتِ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنویں میں گِر جائے پھر اس جگہ مَنارہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں گا اور اگر دریا میں شراب کا قطرہ پڑ جائے پھر دریا خشک ہو جائے اور وہاں گھاس پیدا ہو تو میں اس میں اپنے جانوروں کو نہ چَراؤں گا۔(تفسیر نسفی، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ: 219، ص113)

شراب کی مَذمّت پر سات فرامینِ مُصطفٰے

﴿1﴾ حضرتِ وائل حَضْرَمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طارق بن سُوَید رضی اللہ عنہ نے

شراب کے بارے میں دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کو منع فرمادیا، اُنہوں نے عرض کی: میں صِرف دوا کے لیے شراب بناتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔(مسلم، ص845، حدیث:5141)

﴿2﴾ حضرتِ عَبدُ اللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شراب پی لے گا 40 دِن تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی لیکن اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ پاک اُس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ پھر اگر دوبارہ اس نے شراب پی لی تو پھر 40 دِن تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی لیکن اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر اس نے تیسری بار شراب پی لی تو پھر 40 دِن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی لیکن اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر چوتھی مرتبہ اس نے شراب پی لی تو پھر 40 دِن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی لیکن اس کے بعد اگر اس نے توبہ کی تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی [1] اور اسے نَہرُ الْخَبَال سے پلائے گا۔" راوی سے پوچھا گیا کہ نَہرُ الْخَبَال کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ وہ نہر جو دوزخیوں کی پیپ سے جاری ہوگی۔(ترمذی، 3/341، حدیث:1869)

﴿3﴾ حضرتِ ابو موسیٰ اَشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "تین شخص جنّت میں داخِل نہ ہوں گے۔ شراب کی مُداوَمت کرنے (یعنی

1... شیخِ مُحقِّق شاہ عبدُالحق محدث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: چوتھی مرتبہ شراب پینے کے بعد جو "توبہ قبول نہ ہونے" کا ارشاد فرمایا گیا یہ گناہ کی سنگینی کو بیان کرنے اور ڈرانے کے لیے ہے کیوں کہ درحقیقت اگر سچی توبہ کی جائے تو اللہ پاک کے فضل سے وہ ضرور قبول ہوگی۔ یا پھر یہ مراد ہے کہ چوتھی مرتبہ پینے کے بعد اللہ پاک اسے توبہ کی توفیق ہی نہ دے گا بلکہ وہ گناہ کی ڈھٹائی پر مرے گا۔(لمعات التنقیح، 6/430، تحت الحدیث:3643)

www.dawateislami.net

ہمیشہ پینے) والا اور قاطِعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔ "[1]

(مسند امام احمد، 7/139، حدیث:19586 ملخصًا)

﴿4﴾ حضرتِ عَبدُ اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: دائمی طور پر شراب پینے والا اگر اسی حالت میں مر گیا تو وہ دربارِ خُداوندی میں قیامت کے روز اس طرح آئے گا جیسے کہ ایک بُت پرست۔[2]

(مسند امام احمد، 1/583، حدیث:2453)

﴿5﴾ حضرتِ اَنَس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک نے شراب کے بارے میں 10 آدمیوں پر لَعنت فرمائی: (1) شراب نچوڑنے والے پر (2) شراب نچُڑوانے والے پر (3) شراب پینے والے پر (4) شراب اُٹھانے والے پر (5) اُس پر جس کی طرف شراب اُٹھا کر لے جائی گئی (6) شراب پلانے والے پر (7) شراب کی قیمت کھانے والے پر (8) شراب بیچنے والے پر (9) شراب خریدنے والے پر (10) اس پر جس کے لیے شراب خریدی گئی ہو۔ (ترمذی، 3/47، حدیث:1299)

﴿6﴾ حضرتِ ابو مالک اَشعری رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ اَکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: میری اُمَّت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھیں گے، ان کے سَروں پر باجے بجائے جائیں گے اور گانے والیاں گائیں گی۔ اللہ پاک

---

1 ... حضرتِ علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کے اِس حصّے "اور جادو کی تصدیق کرنے والا" کے تحت فرماتے ہیں: اس سے مُراد وہ شخص ہے جو جادو کی تاثیر بِذاتہٖ (یعنی اِس میں اللہ کے دیئے بغیر خود بخود تاثیر ہونے) کا قائل ہو۔

(مرقاۃ المفاتیح، 7/242، تحت الحدیث:3652)

2 ... یعنی بغیر توبہ کیے شرابی رہتا ہوا مرے تو اللہ پاک اس پر ایسا ناراض ہو گا جیسا بت پَرست پر ناراض ہو گا، قرآنِ کریم میں رب تعالٰی نے شراب کو بتوں کے ساتھ ذکر کیا۔ نیز شرابی نشہ میں بت پرستی کرے تو کوئی تعجُّب نہیں کہ بے عقل سب کچھ کر لیتا ہے تو شراب بت پرستی کا ذریعہ بن سکتی ہے، غرضکہ یہ وعید بہت سخت ہے۔ (مراۃ المناجیح، 3/337 ملتقطاً)

انہیں زمین میں دَھنسا دے گا اور ان میں سے کچھ لوگوں کو بندر اور سُوَر بنا دے گا۔

(ابن ماجہ، 4/368، حدیث:4020)

﴿7﴾ حضرتِ ابُو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: قسم ہے میری عزت کی! میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پئے گا میں اس کو اُتنی ہی پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے اُسے چھوڑے گا میں اس کو حَوضِ قُدُس (یعنی جنتی چشمے) سے پِلاؤں گا۔ (مسند امام احمد، 8/286، حدیث:22281 ملتقطاً)

شراب کسے کہتے ہیں؟

ہر وہ بہنے والی چیز (یعنی Liquid) جس کے پینے سے نشہ (Intoxication) آتا ہو شراب ہے، چاہے کسی بھی چیز سے بنائی گئی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، 25/205 ملخصاً)

شراب پینے کا حکم

شراب پینا سخت گناہِ کبیرہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 25/101)

شراب پینے کی چند وجوہات

﴿1﴾ شراب پینے والے لوگوں کے پاس اُٹھنا بیٹھنا ﴿2﴾ جہالت (جیسا کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شراب پینے سے غم دُور ہو جاتے ہیں) ﴿3﴾ ناچ گانے کی تقریبات (Function's) میں شرکت کرنا، خاص طور پر Dance club's میں جانا (ایسی جگہوں پر شراب نوشی عام پائی جاتی ہے اور دوسروں کی دیکھا دیکھی خود بھی اس گناہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ رہتا ہے)۔

شراب کے نقصانات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شراب کے بے شمار طِبّی اور اَخلاقی و مُعاشرتی نقصانات ہیں، جن میں سے چند پیشِ خدمت ہیں، چنانچہ

شراب کے طِبّی نقصانات

﴿1﴾کسی ماہر کا کہنا ہے کہ شروع شروع میں اِنسانی بدن شراب کے نقصان پہنچانے والے اَثرات کا مقابلہ کرلیتا ہے اور شراب پینے والے کو خوشی والی کیفیت محسوس ہوتی ہے لیکن جلد ہی انسان کے اَندر کی برداشت والی قوّت ختم ہو جاتی ہے اور شراب کے نقصان پہنچانے والے اَثرات اپنا کام شروع کر دیتے ہیں۔﴿2﴾شراب کا سب سے زیادہ اثر جگر(Liver) پر ہوتا ہے اور جگر خراب ہونے لگتا ہے۔﴿3﴾شراب کی وجہ سے گُردوں(Kidneys)پر بوجھ زیادہ ہوجاتا ہے اور آخر کار گُردے فیل ہو جاتے ہیں۔﴿4﴾شراب کی وجہ سے دِماغ اور معدہ سُوج جاتا ہے جبکہ ہڈّیاں نرم اور کمزور ہو جاتی ہیں۔﴿5﴾شراب کی وجہ سے جسم میں موجود وٹامنز(Vitamins) بھی تیزی سے ختم ہوتے ہیں اور ساتھ ہی تھکن، سَر دَرد، مَتلی اور پیاس کی شدّت بھی بڑھ جاتی ہے۔﴿6﴾زیادہ مقدار میں شراب پینے والے کا دِل اور سانس لینے کا عمل بھی رُک جاتا ہے اور وہ فوراً موت کا شِکار بھی ہو سکتا ہے۔﴿7﴾کسی ماہر کا کہنا ہے کہ 12 سے 23 سال کی عُمر میں شراب کی عادت ڈالنے والوں میں سے 51 فیصد اَفراد مَر جاتے ہیں۔ ایک اور مشہور مُحقِّق کا کہنا ہے کہ 20 سال کی عمر سے شراب پینے والے اَکثر اَفراد 35 سال سے زیادہ زندہ نہیں رہتے۔(برائیوں کی ماں، ص 43-44 ماخوذاً)

شراب کے اَخلاقی و مُعاشرتی نقصانات

﴿1﴾ہزاروں اَفراد شرابیوں کے ہاتھوں بے قُصور قتل ہو جاتے ہیں۔﴿2﴾ شرابی شوہروں کے ہاتھوں بیویاں ظلم وسِتم کا نشانہ بنتی ہیں۔﴿3﴾کئی عورتیں شرابی اَفراد کی طرف سے جِنسی زیادتی کا شکار ہو جاتی ہیں۔﴿4﴾شرابی والدین کی اَولاد بھی عام بچّوں کے مقابلے میں زیادہ بیمار اور کمزور ہوتی ہے۔﴿5﴾ یہ بھی نقصان ہوتا ہے کہ شرابی شخص کے گھر والے

اور دوست اَحباب اس کے پیار، محبّت، ہمدردی اور خُلوص وغیرہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ (تفسیرِ صراط الجنان، پ7، المائدہ، تحت الآیۃ:90، 3/ 22 ملخصاً)

شراب اور شرابیوں سے دُور رہنے ہی میں عافیت ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شراب کے بے شمار نقصانات ہی کی وجہ سے اِسلام نے شراب کو حرام قرار دیا ہے اور دیکھا جائے تو کوئی بھی عقل مند اِنسان اُس چیز کی طرف ہاتھ نہیں بڑھا سکتا جس کے نقصانات بہت زیادہ ہوں۔ اُمّت کے خیر خواہ، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے: جو اللہ پاک اور آخرت کے دِن پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہو۔ (ترمذی، 4/366، حدیث:2810) نیز ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو لوگ دنیا میں کسی نشہ کرنے والے کے پاس آتے ہیں، اللہ پاک ان سب کو جہنّم میں ڈال دے گا اور وہ جہنّم میں ایک دوسرے کو آکر بُرا بھلا کہیں گے کہ تو نے ہی مجھے اس جگہ پہنچایا ہے۔ (کتاب الکبائر للذہبی، ص95 ملخصاً) اس لئے ایسی محفل یا پارٹی وغیرہ نہ خود رکھی جائے جہاں شراب ہو اور نہ ہی ایسی محفل یا پارٹی میں شرکت کی جائے۔ اگر ذِہن میں یہ خیال آئے کہ شراب تو آنے والے غیر مسلموں کے لئے رکھوں گا، خود نہیں پیوں گا تو یہ مسئلہ یاد رہے کہ کسی غیر مُسلِم کو شراب پلانا بھی حرام ہے اور پلانے والا سخت گُنہگار ہو گا۔ (ہدایۃ، 2/398 ملخصاً)

شراب کی عادت کیسے ختم کی جائے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر کسی کی مَعاذَ اللہ شراب پینے کی عادت بن چکی ہے تو اسے اس عادتِ بد سے پیچھا چُھڑانے کے لیے ان تدابیر کو اختیار کرنا بے حد مُفید ہے:

﴿1﴾ سب سے پہلے ایسے دوستوں اور مجلسوں سے خود کو دُور کیجئے جہاں شراب کا استعمال

ہوتا ہو۔ ﴿2﴾ شراب پینے سے سچّی توبہ کر کے اللہ پاک سے یہ دُعا مانگئے کہ وہ شراب سے ہمیشہ دُور رہنے کی توفیق اور قوّت عطا فرمائے۔ ﴿3﴾ شراب کی عادت چُھڑانے کے لئے اگر علاج کروانا پڑے تو وہ بھی کروایئے۔ ﴿4﴾ ہو سکے تو حلال کمانے کھانے کے عِلاوہ جو وقت ملے اُسے فارغ گزارنے کے بجائے نیکی کے کاموں مثلاً سنّتوں بھرے اجتماعات، عاشقانِ رسول کی صُحبت اور مَدَنی قافلوں میں سفر کر کے گُزاریئے۔ ﴿5﴾ اگر کبھی شیطان دوبارہ شراب پینے پر اُبھارنا شروع کرے تو اَحادیثِ مبارکہ میں بیان کئے گئے ان عذابات کا تصوّر اپنے دل میں جمایئے: شراب پیوں گا تو قیامت کے دن پیاسا اُٹھایا جاؤں گا۔[1] شراب پیوں گا تو دل سے ایمان کا نور نکل جائے گا۔[2] شراب پیوں گا تو دوزخ میں فرشتے لوہے کے گُرز ماریں گے۔[3] شراب پیوں گا تو جنّت کی خوشبو بھی سونگھنے کو نہیں ملے گی۔[4] شراب پیوں گا تو لعنت کا مُستحق ٹھہروں گا۔[5] شراب پیوں گا تو دوزخ میں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔[6] شراب پیوں گا تو خنزیر (Pig) بنادیا جاؤں گا۔[7]

توبہ کی ترغیب

توبہ کی بڑی اہمیت ہے اور یہ اللہ پاک کا ہم پر کرم ہے کہ اس نے ہمیں توبہ جیسی نعمت عطا فرمائی ہے۔ بندہ کتنا خوش نصیب ہے کہ اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت اس سے جھوٹ، غیبت، شراب نوشی یا کوئی اور گناہ سرزَد ہو جائے اور پھر وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں شرمندہ ہو کر مُعافی مانگ لے تو اُسے مُعافی مل جاتی ہے۔ قرآنِ پاک میں توبہ کرنے کی ترغیب

1 ... مسند امام احمد، 5/274، حدیث:15482 ملخصاً۔ 2 ... معجم اوسط، 1/110، حدیث:341 ملخصاً۔

3 ... الترغیب والترہیب، 3/182، حدیث:43 ملخصاً۔ 4 ... ابن ماجہ، 4/62، حدیث:3376 ملخصاً۔

5 ... ابن ماجہ، 4/64، حدیث:3380 ملخصاً۔ 6 ... مسند امام احمد، 8/286، حدیث:22281 ملخصاً۔

7 ... ابن ماجہ، 4/364، حدیث:4020 ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

دلائی گئی ہے، چنانچہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًاؕ (پ28، التحریم:8)

آسان ترجمۂ قرآن کنزالعِرفان: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنا نہ ہو۔

ایک اور مقام پر اِرشاد ہوتا ہے:

وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ (پ25، الشوریٰ:25)

آسان ترجمۂ قرآن کنزالعِرفان: اور وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ یعنی گُناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ (ابن ماجہ، 4/491، حدیث: 4250) لہٰذا ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو چاہئے کہ وہ توبہ سے غفلت نہ کرے۔

جب کہا عِصیاں سے میں نے سخت لاچاروں میں ہوں
جن کے پلّے کچھ نہیں ہے اُن خریداروں میں ہوں
تیری رحمت کیلئے شامل گُنہگاروں میں ہوں
بول اُٹھی رحمت نہ گھبرا میں مدد گاروں میں ہوں

گناہ کی یاد نے پسینے سے شرابور کر دیا

حضرتِ عُتْبَةُ الْغُلَام رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے وَلِیُّ اللہ گزرے ہیں۔ ایک بار آپ رحمۃ اللہِ علیہ کسی مقام سے گزرے تو ایک مکان کے قریب کھڑے ہو گئے، رِقّت طاری ہونے کے سبب آپ رحمۃ اللہِ علیہ پسینے سے شرابُور تھے۔ کسی نے پوچھا: حضور! یہاں آپ کی یہ حالت

www.dawateislami.net

کیسے ہو گئی ؟ فرمانے لگے : ایک دور میں اس مکان میں مجھ سے کوئی گناہ سَرزَد ہوا تھا لہٰذا جب بھی میں یہاں سے گزرتا ہوں تو مجھے اپنا وہ گناہ شِدَّت سے یاد آتا ہے اور مجھے بہت نَدامت ہوتی ہے اس وجہ سے یہاں میری یہ حالت ہوئی۔ (حلیۃ الاولیاء، 6/ 246، رقم: 8471 ملخصاً)

حضرتِ عُتْبَۃُ الْغُلام کی توبہ

حضرتِ عُتْبَۃُ الْغُلام رحمۃ اللہ علیہ کسی دور میں بہت گناہ کیا کرتے، شراب پیتے اور دیگر بُرائیوں میں مُلَوَّث رہتے تھے۔ ان کی اصلاح کا سبب کیا ہوا؟ اسے دِل کے کانوں سے سُنئیے چنانچہ ایک بار حضرتِ حَسَن بَصری رحمۃ اللہ علیہ کسی اجتماع میں بیان فرمارہے تھے تو اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پارہ 27 سورۂ حَدِید کی آیت نمبر 16 کا یہ حِصّہ تلاوت فرمایا:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ

آسان ترجَمۂ قرآن کنزُ العِرفان: کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور اس حق کے لیے جھک جائیں جو نازل ہوا ہے۔

حضرتِ حَسَن بَصری رحمۃ اللہ علیہ اس آیتِ کریمہ کی تفسیر بیان کرنے لگے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان میں اس قدر تاثیر تھی کہ لوگ سُن کر رو رہے تھے، اتنے میں ایک نوجوان کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: اے شیخ ! اگر مجھ جیسا گُناہ گار بھی اپنے گناہوں سے توبہ کرے تو کیا اللہ پاک قبول فرمالے گا؟ حضرتِ حَسَن بَصری رحمۃ اللہ علیہ نے اِرشاد فرمایا: ہاں، اللہ پاک تیرے گناہوں کو مُعاف فرمادے گا۔ حضرتِ عتبۃ الْغُلام رحمۃ اللہ علیہ بھی وہیں قریب بیٹھے تھے جب انہوں نے یہ سُنا تو ان کا چہرہ زَرد پڑ گیا، تھر تھر کانپنے لگے اور پھر ان کے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلی اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ حضرتِ حَسَن بَصری رحمۃ اللہ علیہ نے عربی

www.dawateislami.net

زبان میں چند اَشعار پڑھے جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے: اے اللہ پاک کے نافرمان جوان! جانتا ہے نافرمانی کی سزا کیا ہے؟ نافرمانوں کے لیے پُر شور جہنّم ہے اور بَروزِ محشر رَبِّ اکبر کی سخت ناراضی ہے۔ گر تُو نارِ جہنّم پر راضی ہے تو بے شک گناہ جاری رکھ ورنہ گناہوں سے باز آجا۔ تُو نے اپنے گناہوں کے بدلے اپنی جان کو رہن یعنی گِروی رکھ دیا ہے، اس کو چُھڑانے کی کوشش کر۔ حضرتِ عتبۃُ الغُلام رحمۃ اللہ علیہ نے پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے، جب ہوش آیا تو کہنے لگے: اے شیخ! کیا مجھ جیسے مشہورِ زمانہ گناہ گار کی بھی رَبِّ رحیم توبہ قبول فرمالے گا؟ حضرتِ حَسن بَصری رحمۃ اللہ علیہ نے اِرشاد فرمایا: معاف کرنے والا پروردگار ظالم بندے کی بھی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔

حضرتِ عتبۃُ الغُلام رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت سر اُٹھا کر اللہ پاک سے تین دُعائیں مانگی: ﴿1﴾ اے اللہ! اگر تُو نے میرے گناہوں کو مُعاف اور میری توبہ کو قبول کر لیا ہے تو ایسے حافظے اور عقل سے میری عِزت اَفزائی فرما کہ میں قرآنِ پاک اور عُلُومِ دِینِیّہ میں سے جو کچھ بھی سُنوں اسے کبھی نہ بُھولوں۔ ﴿2﴾ اے اللہ! مجھے ایسی پُر سوز آواز عِنایت فرما کہ میری قِراءت سُن کر سخت سے سخت دِل بھی موم ہو جائے۔ ﴿3﴾ اے اللہ! مجھے رِزقِ حلال عطا فرما اور ایسے طریقے سے دے جس کا میں تصور بھی نہ کر سکوں۔ اللہ پاک نے حضرتِ عتبۃُ الغُلام رحمۃ اللہِ علیہ کی تینوں دُعائیں قبول فرمالیں۔ آپ رحمۃ اللہِ علیہ کا حافظہ بہت قَوی ہو گیا، جب آپ رحمۃ اللہِ علیہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے تو جو جو سُنتا وہ گناہوں سے توبہ کر لیتا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر روزانہ ایک پیالہ شوربے کا اور دو روٹیاں رِزقِ حلال سے پہنچ جاتیں اور کسی کو پتا نہ چلتا کہ یہ کون رکھ جاتا ہے؟ حضرتِ عتبۃُ الغُلام رحمۃ اللہِ علیہ کی ساری زندگی میں ایسا ہوتا رہا۔ اس واقعے کو نقل کرنے کے بعد حضرتِ امام محمد بن محمد

غزالی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ ایسے شخص کا حال ہے جس نے اللہ پاک سے لَو لگائی یعنی اس کی بارگاہ میں توبہ کی۔ (مکاشفۃ القلوب، ص28)

گُناہ لکھنے والے نوجوان پر رحمتِ الٰہی

ایک نوجوان اللہ پاک سے بہت ڈرتا تھا اور جب بھی اس سے کوئی گناہ سَرزَد ہوتا وہ اسے اپنی ڈائری میں لکھ لیتا، ایک بار جب اس نوجوان سے کوئی گناہ سَرزَد ہوا اور اس نے حسبِ معمول اپنے اس گناہ کو لکھنے کے لیے اپنی ڈائری کھولی تو اس پر پارہ 19 سورۂ فرقان کی آیت نمبر 70 کا یہ حِصّہ تحریر تھا:

فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا(۷۰)

آسان ترجمۂ قرآن کنزُالعِرفان: تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(مکاشفۃ القلوب، ص27)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جھوم جائیے! اللہ پاک کی رحمت بہت وسیع ہے اور ہم گُناہ گاروں کے لیے اس کی رحمت کے دروازے کُھلے ہیں بس ہمیں گناہوں پر شرمندگی اور نَدامت اختیار کرنی ہے۔ ہمیں اپنے گناہوں کو یاد رکھنا چاہیے جیسا کہ وہ نوجوان اپنے گناہوں کو یاد رکھنے کے لیے انہیں لکھ لیا کرتا تھا مگر ہم گناہوں کو بُھلاتے اور برسوں پہلے کی جانے والی نیکیوں کو یاد رکھتے اور وقتاً فوقتاً لوگوں کو بتاتے ہیں۔ شاید ہی کوئی حاجی ایسا ہو جس نے چند حج کیے ہوں اور اسے ان کی تعداد یاد نہ ہو بلکہ سب یاد رکھتے اور دوسروں کو بتاتے ہیں کہ ہم نے اتنے حج اور اتنے عُمرے کیے ہوئے ہیں۔ صِرف یہی نہیں دیگر نیکیوں کا مُعاملہ بھی کچھ اسی طرح کا ہے، جیسا کہ بہت سے لوگ یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ میرا اتنے

www.dawateislami.net

عرصے سے دَلائلُ الخیرات شریف پڑھنے کا معمول ہے، صاحب! میں روزانہ اتنے ہزار دُرُود شریف پڑھتا ہوں، میں تو روزانہ اتنے نوافل پڑھتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ یوں سب اپنی نیکیوں کی تعداد تو یاد رکھتے ہیں مگر گناہوں کی تعداد یاد نہیں رکھتے بلکہ اگر کسی گناہ کی وجہ سے ندامت ہو تو سمجھتے ہیں کہ یہ ایک ٹینشن ہے اسے بُھلا دیا جائے، اس طرح اپنے گناہوں کو بُھلانے کی فکر میں ہوتے ہیں حالانکہ اُصول یہ ہے کہ بندہ نیکیاں کرکے بھول جائے اور گناہ یاد رکھے کیونکہ نیکیاں یاد رکھنے کا فائدہ نہیں بلکہ اگر نیکیاں یاد رکھ کر پُھولتا رہا اور دوسروں کو بتاتا رہا تو ریاکاری کی صورت میں نقصان ہو سکتا ہے جبکہ گناہ یاد رکھنے کا فائدہ ہے کہ گناہ یاد رہے گا تو ندامت ہوتی رہے گی، دِل جلتا رہے گا اور کبھی سچی توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے گی۔ نیز اگر گناہ پر ندامت ہوتی رہے گی اور دِل جلتا رہے گا تو ان شاءاللہ اس کا بھی فائدہ ہو گا، جیسا کہ گناہ لکھنے والے نوجوان کے واقعے میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اس نوجوان سے جب کبھی گناہ ہو جاتا تو وہ ندامت سے اُسے اپنی ڈائری میں لکھ لیتا جس کا فائدہ یہ ہوا کہ خطِ قُدرت سے اس کی ڈائری میں پارہ 19 سورۂ فرقان کی آیت نمبر 70 کا یہ حِصّہ ﴿فَاُولٰٓىِٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۝۷۰﴾ لکھ دیا گیا۔

عِصْیاں سے کبھی ہم نے کَنارا نہ کیا
پر تُو نے دل آزُردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنّم کی بہت کی تجویز
لیکن تِری رحمت نے گوارا نہ کیا

توبہ کے بارے میں پوچھنے والی خاتون

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم

www.dawateislami.net

کے ساتھ نمازِ عشا پڑھ کر باہر نکلا، راستے میں مجھے ایک خاتون ملی، اس نے مجھ سے پوچھا: میں نے ایک گناہ کر لیا ہے کیا میں توبہ کر سکتی ہوں؟ میں نے پوچھا: تُو نے کونسا گناہ کیا ہے؟ بولی: میں نے بدکاری کی تھی اور جب اس سے بچہ پیدا ہوا تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ میں نے اس سے کہا: تُو تباہ ہو گئی اور تیرے لیے کوئی توبہ نہیں ہے۔ وہ عورت صدمے سے بے ہوش ہو کر گر پڑی اور میں اپنی راہ چل دیا۔ پھر میرے دِل میں خیال آیا کہ میں نے سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے پوچھے بغیر اس عورت کو یہ بات کیوں کہہ دی؟ چنانچہ میں تاجدارِ رِسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا، اللہ پاک کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تم نے بہت بُرا کیا، کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی:

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ (پ19، الفرقان:68)

آسان ترجمۂ قرآن کنز العرفان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے۔

حضرتِ ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جونہی میں نے یہ بات سُنی میں اس عورت کی تلاش میں نکل پڑا اور ہر ایک سے پوچھنے لگا: مجھے اس عورت کا پتا بتاؤ جس نے مجھ سے مسئلہ پوچھا تھا، یہاں تک کہ اس عورت کو تلاش کرنے کی وجہ سے بچے مجھے پاگل سمجھنے لگے، بالآخر میں نے اس عورت کو تلاش کر ہی لیا اور اسے یہ آیت سُنائی، جب میں ﴿فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ﴾ (پ19، الفرقان:70) آسان ترجمۂ قرآن کنز العرفان: ”تو ایسوں کی بُرائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا۔“ تک سنا چکا تو وہ خوشی سے دیوانی ہو گئی اور کہنے

www.dawateislami.net

لگی: میں نے اپنا باغ اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے بخش دیا۔

(مکاشفۃ القلوب، ص28)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اللہ پاک کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے، توبہ سے ہرگز غفلت نہیں کرنی چاہیے اور وقتاً فوقتاً توبہ کرتے رہنا چاہیے۔

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

نیک نمازی بننے کا نسخہ

خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا مدنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی اِلتجا ہے، عشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرما لیجئے اور اللہ پاک توفیق دے تو تہجد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے مدنی قافلے میں سنّتوں بھرا سفر اور روزانہ غور و فکر کے ذَرِیعے "نیک اعمال" نامی رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، ان شاء اللہ اِس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے فکر مند رہنے کا ذِہن بنے گا۔

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

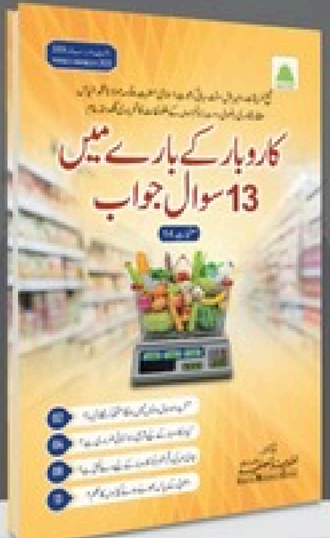

978-969-722-563-7
01082449

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net